خواتین کے لیے صاف ستھرا تفریحی ادب
ماہنامہ
آنچل
کراچی
Naeyufaq.com

ماہنامہ آنچل کراچی

بانی مدیرہ	زیب النساء
مدیراعلیٰ	مشتاق احمد قریشی
مدیرہ	قیصر آراء
نائب مدیرہ	سعیدہ نثار
گروپ ایڈیٹر	طاہر احمد قریشی
مدیرہ معاون	جویریہ احمد روبین احمد

جلد	41
شمارہ	11
فروری	2020

نئے افق گروپ آف پبلیکیشنز
نئے افق آنچل حجاب

اشتہارات اور دیگر معلومات
0300-8264242

رکن آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی
رکن کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹر
رکن چیمبر آف کامرس

naeyufaq.com

Aanchal & Hijab
Official Group

/women.magazine

فہرست

ابتدائیہ

سرگوشیاں — مدیرہ — 10

حمد — صبا اکبرآبادی — 11

نعت — محسن علوی — 11

درجواب آں — مدیرہ — 12

دانش کدہ

ربنا آتنا — مشتاق احمد قریشی — 17

ہمارا آنچل

انٹرویو — عائشہ پرویز — 20

سلسلہ وار ناول

تیری الف کے سر ہونے تک — اقرأ صغیر احمد — 22

اکائی — عشنا کوثر سردار — 86

مکمل ناول

نیلا دل — یاسمین نشاط — 42

محبت کی اوک سے — حمیرا علی — 110

عشقے دی ماری میں جھلی — صائمہ قریشی — 154

افسانہ

حاصل زیست محبت — کوثر ناز — 82

زندگی کے رنگ — ندا حسنین — 140

پبلشر مشتاق احمد قریشی پرنٹر جمیل حسن مطبوعہ ابن حسن پرنٹنگ پریس ہاکی اسٹیڈیم کراچی

دفتر کا پتا: 81 ٹیپو بیرکس، ہاکی کلب آف پاکستان، اسٹیڈیم نزد آنچل پریس کراچی 75510

سرورق: فرینہ اعجاز ...... عکاسی: موسیٰ رضا

مستقل سلسلے

بیاض دل	میمونہ رومان	190
یادگار لمحے	جویریہ سالک	204
ڈش مقابلہ	طلعت آغاز	192
آئینہ	شہلا عامر	207
نیرنگ خیال	ایمان وقار	194
ہم سے پوچھیے	شمائلہ کاشف	222
دوست کا پیغام آئے	ہما احمد	198
آپ کی صحت	ڈاکٹر شائستہ سرفراز	224

خط وکتابت کا پتہ: "آنچل" پوسٹ بکس نمبر 75 کراچی 74200 فون: 021-35620771/2

03008264242 یکے از مطبوعات نئے اُفق پبلی کیشنز۔ ای میل Info@naeyufaq.com

بیرون ممالک مقیم اُردو صارفین ہر ماہ اپنے پسندیدہ ڈائجسٹ بذریعہ ای میل پی ڈی ایف فارمیٹ میں حاصل کریں

تفصیلات کے لیے مندرجہ ذیل ای میل پر رابطہ کریں۔

urdusoftbooks@gmail.com

urdusoftbooks.com

یہ سروس بذریعہ پے پال مناسب قیمت پر دستیاب ہو گی

بذریعہ ای میل رابطہ کرنے کے لیے یہاں کلک کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرگوشیاں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فروری ۲۰۲۰ء کا شمارہ آپ کے ذوق مطالعہ کی تسکین کے لیے حاضر ہے۔

ملک عزیز کے طول وعرض میں سرد موسم اپنے عروج پر ہے۔ کہیں تیز بارشیں اور کہیں دھندہ ہے تو کہیں برف باری نے انسانی زندگی کو مفلوج کردیا ہے۔ شہر قائد میں سرد تیز ہواؤں کے ساتھ بادلوں کا راج ہے۔ ہر خاص وعام اس سرد موسم سے لطف اندوز ہورہا ہے۔ کراچی میں اس طرح کا سرد موسم کئی سال بعد آتا ہے اور اپنے ساتھ کئی مسائل بھی لاتا ہے۔ جیسا کہ قدرتی ذرائع سے حاصل ہونے والے ایندھن کی کمی مثلاً گیس بجلی اور پانی کی قلت نے یہاں کی عوام کو دوہرے عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے ایک تو سردی اوپر سے ان سب کی غیر حاضری انسان کرے تو کیا کرے اور یہاں کے حکمران آپس میں گٹھ جوڑ میں لگے ہوئے ہیں ان کو شہر قائد اور یہاں کے مسائل سے کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے۔

ملک کے دیگر حصوں میں سرد موسم بارشیں دھند اور برف باری کا سلسلہ کئی روز سے جاری ہے جس سے زندگی تقریباً معطل ہوکر رہ گئی ہے تعلیمی ادارے کئی روز کی تعطیلات کے بعد کھلے بھی تو سردی میں اضافہ برف باری اور بارشوں میں مزید تیزی کے بعد دوبارہ بند کردیئے گئے۔ ملک عزیز کی عوام کے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کریں تو کیا کریں سرد ترین موسم اور ساتھ میں گیس اور بجلی کی کمی اور روزمرہ کے معاملات زندگی میں پریشانی میں اضافہ سے عوام سخت پریشان ہے اور دوسری طرف سیاسی ماحول اتنا گرم ہے کہ حکمران اور سیاسی نمائندوں کو ملک کے مسائل سے کوئی سروکار ہی نظر نہیں آرہا یہ سب تو بس اپنے جوڑ توڑ میں ہی مگن نظر آرہے ہیں۔ شدید برف باری کے باعث ملک عزیز کے کئی علاقے وشہر بے حد متاثر ہوچکے ہیں خاص کر آزاد کشمیر جہاں برفانی تودہ گرنے سے کئی انسانی جانیں ضائع ہوئی اور کئی گھائل ہوئے ہیں دعا ہے اللہ سبحان وتعالیٰ سے کہ وہ ملک عزیز میں اپنا فضل وکرم فرمائے اور ہم سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور اگر یہ اللہ کا عذاب ہے ہمارے غلط اعمالوں کے نتیجہ میں تو ہمیں معاف فرما کر اس سے نجات عطا فرمادے آمین۔

ہم اپنے قارئین کے مشکور ہیں آپ کے بھرپور تعاون سے ہی ہم ہر ماہ آپ کے یہ ماہنامے سجاتے سنوارتے ہیں اور آپ کی قیمتی آرا کے منتظر رہتے ہیں کہ ہم اپنی کاوش میں کس حد تک کامیاب ٹھہرے اور الحمدللہ جب آپ کے تبصرے پڑھتے ہیں تو نئی توانائی کے ساتھ مزید نکھار کے کے لیے ان ماہناموں کو سجانے میں لگ جاتے ہیں۔

ہم بہن اقرا صغیر احمد کے مشکور ہیں اور انہیں مبارک باد بھی پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی انتہائی مصروفیت اور بیماری کے باعث ''تیری زلف کے سر ہونے تک'' کا اختتام نہایت خوبصورتی کے ساتھ کردیا اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ جلد ہی اپنی نئی تحریر کے ساتھ آنچل کے صفحات پر جلوہ افروز ہوں گی۔

ان شاء اللہ آنچل کے اگلے شمارے میں آپ کو کچھ نیا پڑھنے کو ملنے والا ہے جس کا ہمیں یقین ہے کہ آپ سب کو پسند آئے گا۔ اب یہ کیا ہے اور کون ہے تو اس کے لیے تو آپ کو انتظار کرنا پڑے گا۔

اس ماہ کے ستارے:

یاسمین نشاط حمیرا علی کوثر ناز ندا حسنین۔

اگلے ماہ تک کے لیے اللہ حافظ۔

مدیرہ

قیصر آرا

حمد

اے کہ حریم کعبہ ہے تیرے جلال کا نشاں
تیری ثناء میں محو ہے نطق و کلام اور زباں
خاک میں ہیں چھپی ہوئی کتنی تری نشانیاں
تجھ سے گلوں میں رنگ و بُو تجھ سے بہارِ بوستاں
تیرے جمالِ ذات پر ڈالے گا کیا کوئی نظر
تیری صفات کے نقوش برگ و شجر سے ہیں عیاں
تیرے کرم سے مستفید کوہ بھی رہ گزر بھی
تیری عطا سے فیضیاب دشت و جبال و بوستاں
پیکرِ خاک کو ملی تیری رضا سے زندگی
خامشیٔ فضا ہوئی حمد سے تیری ترجماں
شمس و قمر ہیں پر ضیا تیرے جمال کے سبب
شام و سحر میں ہیں تیرے کمال کے نشاں
تجھ سے سب ہی کی ابتدا تجھ پہ سبھی کی انتہاء
تُو ہی ازل ابد بھی تو تیری ہی ذات جاوداں
مالک ملک کائنات حاکمِ مرگ اور حیات
تجھ سے جو سرکشی کرے اس کو پناہ ہے کہاں
ربِ کریم کارساز تُو ہے خدائے بے نیاز تُو
تیری حدود بندگی توڑ کے جائے صبا کہاں

صبا اکبرآبادی

نعت

یہ بھی خدا کی رحمت مجھ پر اس کو یوں منظور ہوا
میرا قلم بھی اِس کے نبی ﷺ کی مدحت پر مامور ہوا
اُن ﷺ کی راہ پر چل نکلا جو اس کی راہ میں پھول کھلے
نکہت گل سے ہر ہر ذرہ مہکا اور مسرور ہوا
آپ ﷺ نے آ کر ایک خدا کا سارے جہاں کو درس دیا
ظلمت کفر میں سحر ہوئی اور جگ کا اندھیرا دور ہوا
میرا لکھنا ایک طرف اور آپ کا کہنا ایک طرف
اُن ﷺ کی نعت کے کہنے پر تو کافر بھی مجبور ہوا
فکر رسا پر عشق خدا میں کچھ ایسے اسرار کھلے
دامن دل کا ہر ہر حصہ عشق میں خود محصور ہوا
آپ ﷺ کے در پر جا کر آنکھ سے اشکوں کا سیلاب بہا
روح میں نور کی بجلی چمکی دل کا اندھیرا دور ہوا
سیرت احمد ﷺ سنت مرسلؐ راہ نما ہے دنیا کی
آپ ﷺ کی سیرت کا ہر گوشہ قرآں میں مذکور ہوا
آپ ﷺ کی صورت آپ ﷺ کی سیرت آپ ﷺ کا وہ پُرنور عمل
نورِ خدا کی رحمت اُن ﷺ سے سارے جہاں میں نور ہوا
محسن ان کی بات کرو جو محسن ﷺ ہر انسان کے ہیں
ایک اُنہی ﷺ کی نسبت ہی سے نام مرا مشہور ہوا

محسن علوی

editor_aa@naeyufaq.com
www.facebook.com/EDITORAANCHAL

در جوابِ آں

مدیرہ

سلمیٰ غزل...... کراچی

پیاری سلمیٰ! جیتی رہو، آپ کے دکھ کا اندازہ کرسکتی ہوں۔ ایک انسان کے ساتھ جب ہم زندگی کی کئی حسین بہاریں دیکھتے ہیں اور پھر مشکل و سہل وقت میں وہ ہمارے ساتھ ہو اور پھر ایک دم چھوڑ جائے تو دنیا تنہا ضرور لگتی ہے بالکل ایسے کہ صرف ہمارا وجود ہی اس دنیا میں رہ گیا ہو۔ میں خود بھی اس کرب سے گزری ہوں اور پھر بہت زیادہ عرصہ تو نہیں ہوا اس لیے اچھی طرح سمجھ سکتی ہوں کوشش کے باوجود فون پر رابطہ نہیں کرپائی۔ اس کے لیے معذرت چاہتی ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ سبحان وتعالیٰ آپ کے شریک حیات کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔ قارئین سے بھی دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

صائمہ قریشی...... آکسفورڈ یوکے

پیاری صائمہ! سدا سہاگن رہو یوں تو آپ کا ناول "عشقے دی ماری میں جھلی" بہت پسند کیا جارہا ہے۔ پہلے تو اس کے حوالے سے مبارک باد وصول کریں۔ اب تو تحریر اختتام کی جانب گامزن ہے پر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آنچل کو بھول جائیں۔ آپ کی والدہ کی طبیعت کی ناساز ہونے کا جان کر دعا ہے کہ اللہ سبحان وتعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے ان کا سایہ تادیر آپ کے سروں پر قائم رکھے آمین، قارئین سے بھی دعائے صحت کی درخواست ہے۔

قرۃ العین سکندر...... لاہور

پیاری قرۃ العین! خوش رہو، جس بہادری سے آپ زندگی کا مقابلہ کررہی ہیں وہ قابل تحسین ہے اور میں تو صرف حوصلہ ہی دے سکتی ہوں کہ بچوں کی خاطر اگر زمانے سے لڑ رہی ہیں تو پھر پلٹ کر مت دیکھیں کہ کیا کھویا ہے گو کہ یہ وقت بہت مشکل ہے پر آسانیاں بھی ان شاء اللہ جلد آئیں گی بس آپ کو تھوڑی ہمت کرنی ہوگی، آپ کی تیسری کتاب منظر عام پر آگئی ہے ہماری جانب سے مبارک باد قبول کریں۔ اللہ سبحان وتعالیٰ ایسی بہت سی کامیابیاں ہمیشہ نصیب فرماتا رہے آمین۔

نایاب جیلانی...... سرگودھا

پیاری نایاب! سدا آباد رہو، یوں تو آپ نے آنچل کو بھی اپنی تحریروں سے خوب سجایا پر آپ غالباً مصروف ہیں یا ناراض جانتے نہیں۔ اگر جو ناراض ہیں تو کیا بات ہے وہ بتادیں تاکہ آپ کو منایا جاسکے اور اگر مصروفیت لکھنے میں رکاوٹ بن رہی ہے تو تھوڑی مصروفیت ترک کرکے اپنے چاہنے والوں کی طرف بھی توجہ دیں وہ بھی آپ کی تحریر پڑھنا چاہتے ہیں امید ہے کہ جلد ہی اپنی تحریر ارسال کرکے قارئین کو خوش ہونے کا موقع دیں گی اور ایک بار پھر آنچل کو سجائیں گی۔ آپ کی کتاب شہر خطا منظر عام پر آگئی ہے۔ بہت بہت مبارک ہو، اللہ سبحان وتعالیٰ آپ کے قلم کی روانی ہمیشہ بحال رکھے آمین۔

ڈاکٹر نگہت نسیم اور دلشاد نسیم...... لاہور

پیاری نگہت اور دلشاد سدا سہاگن رہو! یوں تو آپ کا نام نیا نہیں کبھی آپ نے بھی آنچل میں لکھا ہے اب آپ غائب ہی ہوگئی ہیں غالباً مصروفیت کے باعث قلم کو ایک طرف رکھ دیا ہے جب ہی آج لکھتے ہوئے کچھ اجنبیت محسوس ہورہی ہے۔ قصور میرا ہی ہے کہ وقت کے دھارے میں بہہ کر بھول ہی گئی کہ اگر نگہت نے اپنے افسانوں سے آنچل کو رونق بخشی تو دلشاد نے اپنی شاعری سے چار چاند بھی لگائے تھے۔ آپ کی والد کی رحلت کا جان کر بے حد دکھ وافسوس ہوا اور یہ ہی وجہ مخاطب بھی

اپنا آپنا

مشتاق احمد قریشی

اللہ جو بڑا ہی مہربان اور رحیم وکریم ہے وہ اس آیت مبارکہ میں اعلان عام فرما رہا ہے‘ جو لوگ دنیا میں اللہ سے ڈرتے ہوئے احکام الٰہی کو ماننے اور صراط مستقیم پر چلنے والے اور احکامِ الٰہی اور کلام الٰہی پر ایمان رکھنے والے ہوں گے‘ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ایک بڑی خوش خبری دے رہا ہے۔ انہیں یقین دلا رہا ہے کہ ان کے نام اللہ تعالیٰ رحمت پانے والوں میں ضرور شامل کرے گا۔ مومن کے لیے اس سے بڑی اور کیا خوش خبری ہوسکتی ہے کہ اس عارضی دنیا کی اطاعت وبندگی زکواۃ وخیرات کی ادائیگی کے صلے میں اسے دائمی زندگی کے لیے اتنی بڑی خوشخبری سنائی جارہی ہے۔ جس طرح انسان اللہ کا بندہ ہے ایسے ہی اس کو حاصل ہر ہر چیز بھی اللہ کی ہی ملکیت ہے اگر انسان اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرتا بھی ہے تو وہ کونسا اس کا اپنا مال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مال‘ اولاد اور دیگر تمام آسائشیں دے کر بھی انسانوں کی آزمائش کرتا ہے کہ کون کتنا اطاعت گزار رہتا ہے۔

ترجمہ۔ اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں‘ اور نماز کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں‘ اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں‘ ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔ (الرعد۔۲۲)

تفسیر۔ آیت مبارکہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اہلِ ایمان تو دعوت اسلامی کی راہ میں آنے والی تمام راحتوں اور مشکلات کا بڑے صبر وتحمل سے سامنا کرتے ہیں اور اپنی اجتماعی زندگی کے معمولات وروابط میں بھی اللہ کی رضامندی کو پیش نظر رکھتے ہیں اور ہر طرح کی بے صبری کی جگہ صبر واستقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کو اللہ کی رضامندی کا خیال نہیں ہوتا اور وہ دنیا کے مال ودولت اور ان عارضی اسباب کے باعث خوش حال ہوتے ہیں تو وہ غرور وتکبر ناشکری میں مبتلا ہوکر جہالت میں پڑجاتے ہیں اور ناشکری کرکے اپنی آخرت خراب کرلیتے ہیں۔ اللہ کی رضامندی کے لیے کیا جانے والا صبر بھی ایک نعمت ہے اور وہ اہل ایمان جو اللہ کی خوشنودی اور رضا کے لیے صبر کرتے ہیں اور اطاعت وبندگی کے اظہار میں نماز پڑھتے ہیں۔ نماز جو اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان رابطے کا مظہر ہے اور اللہ تعالیٰ کی توجہ کے حصول کا ذریعہ بھی ہے۔ نماز میں انسان کی ہر حرکت اس کا ہر کلمہ صرف اللہ کے لیے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز کے ذریعے اپنے بندوں پر بے پناہ کرم فرماتا ہے اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے اور اپنے فضل وکرم کی بارش برساتا ہے۔

آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو یہ حکم بھی دے رہا ہے کہ صبر اور نماز کے ساتھ ساتھ اس چیز کا بھی اہتمام کریں کہ انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو رزق جو مال واسباب اپنی نعمتوں کی صورت عطا فرمایا ہے وہ اسے اعلانیہ‘ اور پوشیدہ خرچ کریں۔ اس طرح اسلامی معاشرے میں محبت اور رواداری پیدا ہوتی ہے اور اللہ سے کیے گئے عہد کی ذمہ داریاں پوری ہوتی ہیں۔ اسلامی نظامِ معاشرت اور نظام حیات کا مقصد ہی اجتماعی زندگی میں باہم محبت بھائی چارہ اور تعاون کو فروغ دینا ہے۔ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے انسان میں بخل پیدا نہیں ہوتا نہ ملکیت کا احساس اجاگر ہوتا ہے جہاں صدقات اور انفاق کا مسئلہ ہو وہاں پوشیدہ طور پر مدد کرنے کا حکم ہے اور جہاں نفاذ شریعت مقصود ہو یا قانون کی اطاعت کا مسئلہ ہو یا غلاموں اور قیدیوں کی آزادی کا معاملہ ہو یا کوئی دوسرا اہم اجتماعی فائدے کا معاملہ ہو تو ایسے میں اعلانیہ خرچ

تیری زلف کے سر ہونے تک

اقرا صغیر احمد

تمام عمر آپ کو زندگی کا پیار ملے
خدا کرے کہ خوشی آپ کو بار بار ملے
میری دعا ہے رہیں پھول آپ کی راہوں میں
قدم قدم پہ آپ کو موسم بہار ملے

السلام علیکم!

قارئین کرام۔ اکتالیس ماہ کا سفر بلآخر اختتام ہوا۔ میں مشکور ہوں آپ لوگوں کی محبت، تعریف وتنقید کی جو اس طویل عرصے میں میرے لیے مشعل راہ بنیں۔ الحمدللہ اس ناول نے میری توقع سے بڑھ کر کامیابیاں سمیٹی ہیں۔ یہ سب آپ لوگوں کی محبتوں کے طفیل ہی ہوا ہے، میری ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ میں اپنے پڑھنے والوں کی محبت کا جواب محبت سے دے سکوں اس کا اندازہ مجھے آپ کے خطوط پڑھ کر ہوتا ہے جن کا میں ہر ماہ بے چینی سے انتظار کرتی ہوں۔ بہت سے قارئین نے پوچھا ہے کہ سودہ اور زید کے کردار کیا حقیقت سے تعلق رکھتے ہیں؟ جی بالکل رکھتے ہیں' میرے تمام کردار اس معاشرے میں ہی چلتے پھرتے دکھائی دیں گے کہ میں اس معاشرے سے ہی کہانیاں اخذ کرتی ہوں۔ ہمارے یہاں ایک چہرے پر کئی کہانیاں نظر آتی ہیں۔ بعض اوقات ایک لفظ، ایک نظر ایک منظر طویل ناول تحریر کرنے کا موجب بن جاتا ہے۔ ایک بار پھر میں آپ لوگوں کی محبتوں کی تہہ دل سے مشکور ہوں اور طاہر بھائی قیصر آرا، سعیدہ نثار صاحبہ دیگر اسٹاف کی شکر گزار ہوں جن کی مہربانیاں وعنایتیں میرے ساتھ بھرپور تعاون کی صورت میں موجود رہی ہیں۔ خصوصی طور پر میں مشتاق احمد قریشی صاحب کی ممنون ہوں جن کی دعائیں اور نیک تمنائیں ہر روز میرے ساتھ ہوتی ہیں۔

فی امان اللہ
اقرا صغیر احمد

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

شعوانہ بیگم زرقا بیگم کے سامنے روتی ہیں اور ماضی کی غلطیاں دہراتی ہیں وہ نوفل سے بھی معافی مانگنا چاہتی ہیں جب ہی زرقا بیگم کے پاس آجاتی ہیں۔ ان کی ملاقات سرسری سی انشراح سے بھی ہوتی ہے اور انشراح کے حوالے سے وہ زرقا بیگم سے سوال کرتی ہیں۔ عمرانہ نہ چاہتے ہوئے بھی سودہ اور زید کی باتیں سن لیتی ہیں اور مائدہ سے الجھ جاتی ہیں وہ کسی صورت زید کی شادی سودہ سے کرنے کے حق میں نہیں تھیں پر مائدہ کی ضد میں یہ سب کرگئی تھیں اب بھی اسے ہی الزام دے رہی ہوتی ہیں مائدہ سودہ کی حمایت کرتی انہیں مزید غصہ دلا جاتی ہے۔ شعوانہ نے عکرمہ کو چھوڑ کر غلط کیا تھا اس بات کا احساس اسے وقت گزرنے کے بعد ہوتا ہے وہ عکرمہ سے بھی معافی مانگنا چاہتی ہے پر اس سے پہلے عکرمہ دنیا چھوڑ چکا ہوتا ہے۔ شعوانہ بیگم والد کے دوست سے شادی کرلیتی ہیں

جنید کی والدہ مائدہ کو تنقیدی نظروں سے دیکھتی سوال کرتی ہیں جس پر مائدہ گھبرا جاتی ہے عمرانہ کو جنید کی والدہ پسند نہیں آتی جس کا اظہار وہ ان کے جانے کے بعد مائدہ اور زید سے کرتی ہیں اور مائدہ انہیں سمجھاتی ہے۔ انشراح زرقا بیگم کو نانی اور بالی کی آمد کا بتاتی ہے۔ زرقا بیگم اس کے جانے کا سوچ کر افسردہ ہو جاتی ہیں اور نوفل کی شادی کی بات یوسف صاحب سے کرنے کا کہتی ہیں۔ نوفل شادی سے انکاری ہو جاتا ہے جس پر زرقا بیگم الجھ جاتی ہیں۔ انشراح اب خوش رہنے لگتی تھی اور یہ بات بالی محسوس کر لیتی ہے کہ اب وہ تنہا رہنے سے بھی گھبراتی ہے۔ وہ انشراح سے اس حوالے سے پوچھتی ہے تو وہ اسے اس رات کا تمام قصہ سنا دیتی ہے۔ بالی ملازموں کی اس حرکت پر حیران رہ جاتی ہے۔ مائدہ جنید کی والدہ کی طرف سے پریشان ہوتی ہے کہ آنے والی زندگی میں نجانے وہ عورت اس کے ساتھ کیا کرے تب سودہ اسے سمجھاتی ہے۔ ایسے میں عمرانہ وہاں آ جاتی ہیں اور اس کی بات کو اپنے مطلب کے معنی پہنا دیتی ہیں۔ جس پر سودہ زید کی زندگی سے نکلنے کی بات کرتی ہے۔ یہ بات زید بھی سن لیتا ہے۔ نوفل انشراح کو چھوڑنے آتا ہے۔ انشراح اسے اندر آنے کا کہتی ہے جس پر وہ غصہ سے انکار کر دیتا ہے۔ تب بالی اسے اصرار کر کے اسے اندر لے آتی ہے۔ سودہ کمرے میں ہوتی ہے تب اسے متلی ہوتی ہے اور وہ خون دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔ نوفل بھی اسی وقت کمرے میں آتا ہے اور سودہ کی خراب طبیعت دیکھ کر فوراً اسے اسپتال لے جاتا ہے۔

(اب آگے پڑھیے)

بالی کی بات پر وہ مسکرا دیا اور پھر کچھ توقف کے بعد سنجیدگی سے گویا ہوا۔

”سچ بات تو یہ ہے کہ اس حرکت نے مجھے بری طرح ہرٹ کر دیا تھا۔ میں خود پر قابو نہ پا سکا تھا اور غصہ سے میرے اعصاب شل ہو گئے تھے۔ مارے اشتعال کے کئی دنوں تک میں شدید ڈسٹربنس کا شکار بھی رہا تھا۔“

”بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ دل تو میرا ابھی چاہ رہا ہے کہ وہ دونوں نمک حرام میرے سامنے آ جائیں تو ان کی ایک ایک ہڈی اپنے ہاتھوں سے توڑ دوں، ہمارا اعتماد چور چور کیا' کیا کچھ نہ کیا تھا ان کے لیے، اب کوئی مخلص بھی ہمارے سامنے آئے گا تو ہم اس پر کس طرح اعتماد کریں گے' سانپ کا ڈسا ہوا رسی سے بھی ڈرتا ہے۔“ جہاں آرا خلوص بھرے لہجے میں اس سے محو گفتگو تھیں۔ چکن

نیلا دل

یاسمین نشاط

چلنے کا حوصلہ نہیں رکنا محال کردیا
عشق کے اس سفر نے تو مجھ کو نڈھال کردیا
ممکنہ فیصلوں میں اک ہجر کا فیصلہ بھی تھا
اس نے تو ایک بات کی، ہم نے کمال کردیا

"مجھے سمجھ میں نہیں آتی اتنی حماقتیں کیوں کیے جارہے ہو تم' کیوں تمہارا دماغ کام نہیں کررہا؟" رفاقت زبیر حذیفہ پر برس رہے تھے۔

"آپ نے بابا! اس کی بکواس نہیں سنی...... مجھے ڈومینیٹ کرنا چاہتی ہے...... مجھے احساس دلاتی ہے کہ میں اس کے لیے کس قدر برا شخص ہوں۔" حذیفہ کے پاس اپنے ہر جرم' ہر گناہ کی ایک سو ایک تاویلیں موجود تھیں۔ رفاقت زبیر کو تاؤ آ گیا۔

"ابھی میں رملہ کی مصیبت سنبھال نہیں پایا اور تم نے زرش کو زخمی کردیا۔ اگر وہ بھی پریس کانفرنس کرنے بیٹھ گئی ناں تو بینڈ بجا کر رکھ دے گی ساری کمپین کی لیکن نہیں تمہیں تو ساری خرمستیاں اب ہی سوجھ رہی ہیں۔ مزید کیا کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں ابھی بتادو تاکہ میں نمٹنے کے لیے تیار رہوں۔" رفاقت زبیر حقیقتاً شدید غصے میں آ گئے تھے۔

"ڈیڈ......" وہ ان کے قریب ہوا۔ "آپ یونہی غصہ کررہے ہیں' کچھ نہیں ہونے والا ہمارے ووٹ بینک کو...... یہ جاہل قوم ہے' اس کو جو دکھاؤ دیکھ لے گی' جو سناؤ سن لے گی' ہماری نمک خوار کہیں نہیں جائے گی...... ان لوگوں کے پاس سوچنے کے لیے اور بہت سے مسائل ہیں۔ دو وقت کی روٹی' مکان کا کرایہ' تن کا کپڑا' آسائشات کی نہ ان کو ضرورت اور نہ ہی کوئی آگاہی۔ دن بھر محنت مزدوری کرکے جب گھر لوٹتے ہیں ناں تو ان کے پاس اتنا ٹائم نہیں بچتا کہ ان مسائل پہ سوچیں' ان کا سب سے بڑا مسئلہ روٹی ہے اور یہ ساری عمر اس تگ ودو میں گزار دیتے ہیں۔" حذیفہ ازلی ہٹ دھرم تھا۔ رفاقت زبیر کی اس کی سچی باتیں بری تو لگیں لیکن غصہ پی گئے۔

"بہرحال ہاسپٹل جاؤ اور جب تک وہ ٹھیک نہیں ہوجاتی ایک لمحے کے لیے بھی اسے تنہا مت چھوڑو۔ اگر اس کا دماغ گھوم گیا تو سارا میڈیا گھمادے گی۔ لڑ لینا پھر الیکشن۔" رفاقت زبیر کے لہجے میں تحکم کے ساتھ ساتھ تنبیہ بھی تھی' چاروناچار حذیفہ نے ہامی بھرلی تھی۔ رفاقت زبیر کسی کا نمبر ملانے لگے تو حذیفہ باہر نکل آیا وہ گاڑی میں بیٹھنے ہی والا تھا کہ رملہ آ گئی۔

"حذیفہ۔" اس نے پکارا۔ حذیفہ نے کوفت سے اسے دیکھا۔

"ایک اور مصیبت۔" وہ بڑبڑایا۔

"کیا تکلیف ہے؟" ناگواری کا برملا اظہار کیا۔

"تکلیف یہ ہے کہ سرونٹ کوارٹر میں میرا گزارا نہیں' بہت گرمی اور مچھر ہیں وہاں۔ اس لیے میرے لیے مناسب کمرے کا انتظام کرو۔" اس نے جھجکے بغیر اپنا مدعا بیان کیا۔

"میڈم جب آپ کو فرنشڈ فلیٹ میں آرام اور سکون سے رکھا ہوا تھا تو پھر کیوں یہاں آ کر شور مچانے کی جلدی تھی آپ کو؟ اب اس کمرے اور ماحول میں ہی گزارا کیجیے۔" وہ کہہ کر گاڑی کے اندر بیٹھ گیا۔

"حذیفہ۔" وہ بھاگ کر آگے ہوئی' اس نے ڈرائیور کو اشارہ

کیا تو وہ گاڑی بیک کرنے لگا۔

"لسن حذیفہ......" اس نے تیزی سے گاڑی کی کھڑکی کا شیشہ بجایا۔

"رحم کرو حذیفہ اپنے بچے پر' اس اتنے بڑے گھر میں کیا ایک کمرہ بھی ایسا نہیں جس میں ہم ماں بیٹا رہ سکیں۔" وہ شیشہ بجاتے ہوئے بلند آواز سے چلائی۔ ٹیرس پر کھڑی ہانیہ نے سن لیا لیکن حذیفہ نے شیشہ کھولنا گوارا نہیں کیا۔ گاڑی گیٹ سے باہر نکل گئی۔ رملہ وہیں کھڑی کھلے گیٹ کو دیکھتی رہی۔ کبھی کبھی تو واقعی خسارے کا سودا ہو جاتا ہے۔ یہ بڑے لوگوں کے چھوٹے چھوٹے دل جس میں کسی غریب' بے سہارا کے لیے گنجائش ہی نہیں نکلتی......وہ وہیں ملول سی کھڑی رہی۔

"بھابی۔" کندھوں پہ ہلکا سا دباؤ محسوس کرتے ہوئے وہ مڑی' وہاں ہانیہ کھڑی تھی۔

"کمال ہے......تم مجھے بھابی پکار رہی ہو اور جس کے توسط سے یہ رشتہ بنا ہے وہ مجھ سے بات کرنے کا روادار بھی نہیں۔" اس کا لہجہ طنز اور شکایت سے بھرپور تھا۔

"آپ اس وقت اسی رشتے کے حوالے سے اس گھر میں موجود ہیں اور اس کے حوالے کے علاوہ اور کوئی رشتہ ہے نہیں جس سے آپ کو پکارا جائے۔" ہانیہ کا دوٹوک لہجہ رملہ کو چونکا گیا۔ اس نے بغور ہانیہ کو دیکھا اور پھر اس کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ آ گئی۔

"اس گھر میں......" اس نے گردن گھما کر سارے گھر کا جائزہ لیا پھر ایک ٹھنڈی آہ بھر کر بولی۔ "اس گھر میں رشتے نہیں نام رہتے ہیں۔ مسٹر رفاقت زبیر' مسز زبیر' حذیفہ زبیر' رافع زبیر' ہانیہ زبیر' یہاں کوئی انسان نہیں ہے تو پھر احساس کہاں سے آئے؟" اس نے بھرپور طنز کیا اور جہاں سے نمودار ہوئی تھی اس سمت کو قدم بڑھا دیے۔

ہانیہ کو غصہ آ گیا کوئی اس کی توہین کرے یہ کیسے ہو سکتا تھا' وہ تو اس کا بھلا کرنے چلی تھی' عزت دے رہی تھی لیکن وہ اس قدر احساس سے عاری تھی کہ ہانیہ کو اپنے کچھ دیر پہلے کے خیالات پر دکھ ہونے لگا۔

"یہ لوگ واقعی سر چڑھانے کے قابل نہیں ہوتے۔" اس نے غصے سے سوچا اور اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔

زرش نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں' حذیفہ اسے ذرا فاصلے پر سر جھکائے بیٹھا نظر آیا' دل میں بیک وقت کئی جذبات

قسط نمبر 21

آگاہی

عشنا کوثر سردار

بات تھی محبت کی
اور تم محبت پر
ایک ہی محبت پر
کب یقین رکھتے تھے

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

وقار الحق آگ سے فاطمہ بی بی کو بچا لیتے ہیں۔تاج بیگم کی ہدایت پر ملازم آگ بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔فاطمہ بی بی وقار الحق کی مشکور ہوتی ہیں کہ انہوں نے بروقت پہنچ کر ان کی جان بچائی۔نواب صاحب کو جنت بی بی پر شک ہوتا ہے کہ انہوں نے فاطمہ کو راستے سے ہٹانے کے لیے یہ سازش کی اور کمرے میں آگ لگوائی اس حوالے سے وہ وقار الحق سے بات کرتے ہیں جس پر وقار الحق لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں جنت فاطمہ بی بی کے بچ جانے پر ریحان میاں پر غصہ ہوتی ہیں اس بار انہیں پوری امید تھی کہ فاطمہ کا قصہ ختم کر ہی دیں گی پر انہیں ناکامی ہوتی ہے۔ریحان میاں بھی مزید ان کے کام آنے سے معذرت کر لیتے ہیں جس پر جنت تلملا جاتی ہے۔رجت سنگھ محبت کے حصار میں گھیرا خود کلامی کر رہا ہوتا ہے۔فاطمہ بی بی چونک کر اسے دیکھتی ہیں اس سے سوال کرتی خود الجھ جاتی ہیں وہ کسی صورت وقار الحق کی محبت سے دستبردار ہونا نہیں چاہتی ہیں۔رجت سنگھ بھی انہیں وقار الحق سے رجوع کرنے کا کہتا ہے۔نواب صاحب فاطمہ بی بی کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں پر تاج بیگم منع کر دیتی ہیں اور وقار الحق کے ساتھ فاطمہ بی بی کو بھیجنے کی بات کرتی ہیں جس پر نواب صاحب خاموش ہو جاتے ہیں۔پنچ کو جنت کا حسن متاثر کرتا ہے اور وہ اسے حاصل کرنا چاہتا ہے پر جنت وقار الحق کی زندگی سے فاطمہ کو نکالنے کے منصوبے بنانے میں الجھی ہوتی ہے جنت پنچ کی نظر کو نہیں پہنچانی ہے۔وقار الحق فاطمہ سے بات کرتے ہیں وہ نہیں چاہتے کہ فاطمہ اس کی زندگی سے جڑی رہے اور جنت ان کو کوئی نقصان پہنچا دے اس لیے وہ فاطمہ کو اپنی زندگی سے نکالنا چاہتے ہیں رجت سنگھ کی آنکھوں میں وہ فاطمہ کے لیے محبت دیکھ لیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ فاطمہ ان کو چھوڑ کر رجت سنگھ کی زندگی میں شامل ہو جائیں اس بات پر فاطمہ حیران رہ جاتی ہیں۔رجت سنگھ چاچا کرم دین کے سامنے محبت کے موضوع پر الجھ جاتا ہے چاچا کرم دین اسے سمجھاتے ہیں۔

(اب آگے پڑھیے)

یہ کون سی فکر تھی جو رجت سنگھ کو لاحق ہوگئی تھی؟ کرم دین چاچا سمجھ نہ پارہے تھے۔

”محبت کی ریاضت تکمیل رکھتی ہے میاں حب الٰہی اور حب رسول ﷺ زندگی کے رخ بدل دیتی ہے۔ عقیدہ توحید اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک انسان اپنے رب کو ہر اعتبار سے محبوب نہ بنالے۔ اللہ کی ذات الوہیت اور عبادت کے لائق ہے۔ محبت کے سب مدعی یکساں نہیں ہوتے اسی لیے اللہ پاک نے مومنوں کو شدید محبت کرنے والا کہا۔ حب الٰہی کی روشنی انسان کے دل کو حلاوت ایمان سے بھر دیتی ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے۔ جو شخص اللہ کو رب مانے اسلام کو اپنا دین جانے حضرت محمد ﷺ کو اپنا رسول مانے تو اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا اور جب ایمان کا ذائقہ چکھ لیا تو سمجھو روح اس ذائقے کی عادی ہوگئی۔ لبالب بھرگئی ایسی محبت ہمیشہ رہنے والی ہے ایک بار انسان اپنے پورے دل پوری جان پوری عقل سے اگر اس راہ پر آ گیا تو پھر روح کی روشنی کے واسطے کو جلا ملنے لگتی ہے۔“ کرم دین چاچا نے رجت سنگھ کے خدشات کے پیش نظر کہا تو رجت سنگھ دیکھ کر رہ گیا۔

”محبت کب تک اور کتنی خطاؤں کو معاف کرسکتی ہے؟“ جنت بی بی نے کہہ کر گلاس لبوں سے لگایا۔ پنکج نے ان کی مخروطی انگلیوں کو دیکھا اور پھر نگاہ گداز لبوں پر ٹھہر گئی وہ بے بسی سے مسکرا کر رہ گیا۔

”محبت تو ہر بار معاف کرسکتی ہے محترمہ مگر حسد ایک بار میں ہی ماردیتا ہے اور بے وفائی تو مار کر فوراً دفن بھی کردیتی ہے۔“ پنکج کا لہجہ سرد تھا' جنت بی بی مسکرادی۔

”ارے واہ آپ تو بے وفائی کا قصہ اٹھالائے۔ دل پر چوٹ کھائے لگتے ہیں آپ بھی۔ دوست ہیں کبھی کھل کر حال دل کہیے۔ ہم اگر مداوا نہ کرسکے تو زخم پر مرہم تو رکھ ہی دیں گے۔ تسلی کے چند حرف بھی بہت سکون دیتے ہیں پنکج صاحب۔“ جنت بی بی نے مسکراتے ہوئے کہا تو پنکج ان کو دیکھتا رہ گیا۔

محبت کی اوک سے

حمیرا علی

خوابوں کی کھڑکی جو کھولوں تو دیکھوں
کھلے آسماں کو میں بانہوں میں لے لوں
اڑوں بن کے پنچھی ہواؤں سے کھیلوں
میں مٹھی میں چند ستاروں کو لے لوں

"اماں نے مجھے اپنے سر سے بھاری بوجھ کی طرح اتارا ہے' اگر انہیں مجھ پر ذرا برابر بھی اعتبار ہوتا تو وہ میرا نکاح کرانے میں ایسی عجلت کا مظاہرہ ہرگز نہیں کرتیں۔ میں کیا بھاگ رہی تھی جو اماں نے اس طرح آناً فاناً میری مرضی کے خلاف مجھے ایک ناپسندیدہ شخص سے جوڑ دیا۔ میری رضا' میری خوشی تک کا خیال نہیں کیا۔" وہ کمرے کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔ کون کہہ سکتا تھا اس کا نکاح محض بیس منٹ قبل ہوا ہے۔ اس کی زبان مسلسل انگارے برسا رہی تھی۔

"پلیز ایفاء کچھ تو خیال کرو۔ گھر مہمانوں سے بھرا ہوا ہے اور تم دلہن' کم از کم اسی بات کا لحاظ کرلو اگر تمہاری یہ بے سروپا باتیں کسی نے سن لیں تو سوچو خاندان میں ہماری کیا عزت رہ جائے گی۔" رامین نے رسانیت سے سمجھانا چاہا لیکن وہ آگ بگولہ ہی رہی۔ طیش کے عالم میں زرتار گلابی دوپٹا اپنے نازک سجے سجائے سراپے پر سے تقریباً کھینچتے ہوئے اتار کر بیڈ کی طرف اچھالا تو رامین حیرت سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

"کیا ضروری تھا کہ اماں یہ طوق میرے ہی گلے میں ڈالتیں۔ بقول اماں کے ان کے لائق فائق وقابل ترین وجیہہ بیٹے کے لیے خاندان کی قابل ترین' خوب صورت' خوب سیرت' سلیقہ شعار اور تابعدار لڑکیوں کی کمی نہیں بس اماں کے ایک اشارے کی دیر تھی مگر اماں کے بیٹے کو کوئی پسند ہی کہاں آتی تھی اماں تو روزانہ انگنت لڑکیوں کے نام گنواتیں اور تصویریں دکھاتی تھیں۔" اب تک تو ایفاء کو بھی ان لڑکیوں کے نام ازبر ہوگئے تھے' کتنی لڑکیوں کے والدین وامق زید کو اپنا داماد بنانے کے خواہش مند تھے۔ لڑکیاں وامق زید پر فریفتہ تھیں اور وامق زید نے اسے سند قبولیت بلکہ شرف زوجیت بخش کر اس پر احسان عظیم کردیا تھا۔ اماں سمیت گھر اور خاندان کا ہر فرد اسے یہی باور کرانے میں کوشاں تھا۔

"اماں کو میرے خلاف وامق نے ورغلایا ہے۔ اماں میری شادی افنان سے کرادیتیں اگر وہ افنان کے کردار کی جھوٹی سچی کہانیاں اماں کو نہیں سناتا...... اماں نے اس کی باتوں پر آنکھیں بند کرکے یقین کرلیا اور تایا جی اور تائی جی کو انکار کرکے مزید ناراض کردیا۔ کیا تھا اگر افنان سے میری شادی ہوجاتی' وامق نے کل مجھے افنان کے ساتھ ایک کافی شاپ میں دیکھا اور آج اماں نے اس کے کہنے پر میرا اس سے زبردستی نکاح کرادیا۔ میں تو جیسے افنان سے شادی کرکے خودکشی کرنے جارہی تھی ناں اور اس نے میری جان بچا کر مجھ پر احسان کردیا اونہہ...... اس نے

صرف اور صرف مجھے بدنام کیا۔ اماں کو لگتا ہے میں روز افنان سے ملنے جاتی تھی اور وہ یہ ماننے کو تیار ہی نہیں کہ میں اسے انکار کرنے گئی تھی کہ آیندہ وہ میرے گھر کی طرف آئے بھی نہیں مگر سب سمجھتے ہیں میں اس سے شادی کرنے کے لیے مر رہی تھی۔" وہ بے تکان بول رہی تھی اور رامین بے بسی سے اسے سننے پر مجبور تھی۔

"اگر تمہیں افنان میں کوئی دلچسپی نہیں تھی تو پھر اتنا واویلا کیوں کر رہی ہو؟" رامین بے چاری سمجھنے سے قاصر تھی۔

"صرف اس لیے کہ اماں نے میرا نکاح اس شخص سے کرا دیا جو دنیا کا آخری مرد بھی ہوتا تو بھی میں اس سے شادی نہیں کرتی۔ وہ جو اماں کو نمرہ آپا کے لیے نامناسب لگتا تھا۔ زید انکل کی خواہش تھی نمرہ آپا سے اس کی شادی ہو مگر اماں نے انکار کر دیا تھا اور پھر جب زید انکل نے اس سے میرا نکاح کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو وامق زید نے مجھے رد کر دیا اور اگر اس نے مجھے اس وقت رد کر دیا تھا تو اب بھی انکار کر دیتا کیا ضرورت تھی اتنا تابعدار بننے کی اگر وہ سمجھتا ہے کہ نکاح کی اس کاغذی کارروائی کے بعد اسے مجھ اعتراضات کرنے، پابندیاں عائد کرنے اور میرے حقوق غصب کرنے کا اجازت نامہ مل گیا ہے تو اس کی خام خیالی ہے۔ میں اپنے حقوق اتنی آسانی سے غصب نہیں ہونے دوں گی۔" وہ اپنے عزائم کا اظہار کرنے میں اس قدر مگن تھی کہ رامین کے اشارے پر دھیان ہی نہیں دیا۔

"رامین...... تمہیں فوزیہ آپا بلا رہی ہیں۔" وامق زید دروازے میں پتا نہیں کب آن کھڑا ہوا تھا۔ ایفاء کی اس جانب پشت تھی اچانک اسے سامنے دیکھ کر وہ اپنا زیریں لب دانتوں تلے دبا گئی۔

"رامین تم کہیں نہیں جا رہیں۔" اپنے سجے سجائے سراپے سے بے نیاز وہ اپنی ازلی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ اسے ضد تھی وامق زید سے۔

"فی الحال گھر میں مہمان موجود ہیں اور اسی حساب سے ہزار کام ہیں تم پھر کبھی رامین کے سامنے اپنے حقوق پر تقریر کر لینا۔" وامق کا انداز سرد و سپاٹ تھا پھر بھی ایفاء کو

زندگی کے رنگ ہزار

ندا حسنین

اب میرے اشک محبت بھی نہیں آپ کو یاد
اب تو اپنے ہی دامن کی تمنی بھول گئے
اب مجھے کوئی دلائے نہ محبت کا یقین
جو مجھے بھول نہ سکتے تھے وہی بھول گئے

اچھی بھلی زندگی گزر رہی تھی۔ مینا بہت خوش اور مطمئن تھی۔ ہر موسم کا رنگ شامل تھا اس کی زندگی میں۔ سرد جاڑے کی ٹھنڈی میٹھی دوپہروں جیسا بابا کا پیار' موسم گرما کی گرمائش جیسا ماں کا آنچل' بہاروں جیسے شوخ و شنگ نٹ کھٹ بہن بھائی...... غرض خزاں جیسی اداسی کا ذکر اس کی زندگی میں کہیں بھی نہیں تھا۔ تب ہی ایک دن اماں ابا کو نہ جانے کیا سوجھی کہ اچانک بند کمرے میں دونوں کے درمیان اجلاس ہوا۔ خوب ساز باز ہوئی اور طے شدہ معاہدے کے تحت آنے والے چند دنوں میں اجلاس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی خبر کو گھر گھر تک پہنچا دیا گیا تھا۔

"مینا کی شادی کے لیے نسیم بھائی اور امینہ بھابی کسی اچھے رشتے کی تلاش میں ہیں۔" رفتہ رفتہ یہ خبر خاندان بھر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔

پتا پتا بوٹا بوٹا' حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے' باغ تو سارا جانے ہے

غرض مینا کا حال بھی میر تقی میر کے شعر جیسا تھا۔ پورا خاندان مینا کے رشتے کے سلسلے میں اوتاؤلا ہوا جا رہا تھا اور بے چاری مینا کو خبر ہی نہیں تھی۔ ویسے اتاؤلا ہوتا بھی کیوں نہیں...... نسیم میاں کا اچھا بھلا کاروبار تھا۔ جائیداد کے نام پر بہترین جگہوں پر کچھ دکانیں بھی موجود تھیں۔ دو فلیٹ بھی' بنگلے کے علاوہ تھے۔ مینا سب سے بڑی بیٹی تھی۔ اس کے بعد تھا شاہد اور پھر حنا اور ناہید' بڑی بیٹی ہونے کے ناطے غالب امکان تھا کہ جہیز کے سات ساتھ نسیم میاں بیٹی کے نام اپنی جائیداد میں سے کچھ حصہ تو ضرور کریں گے۔ یہی وجہ تھی کہ خاندان والے اپنے اپنے صاحب زادوں کے رشتے' نسیم میاں کے گھر لے کر آنے کے لیے پر تول رہے تھے مگر سب نے دیر کردی اور رابعہ خاتون سبقت لے گئیں۔ محترمہ' نسیم میاں سے کافی دور پرے کی رشتہ داری نکلتی تھیں۔ ملاقات کا حال کچھ یوں تھا کہ شادی بیاہ میں ہی ملنا جلنا ممکن ہو جاتا تھا اور ملاقات کوئی ایسی یادگار بھی نہ ہوتی کہ مدتوں ذہن پر طاری رہتی۔ ایسی میں ان تک خبر کا پہنچ جانا اور فوری طور پر منجھلے بیٹے کے رشتے کا ٹوکرا اٹھائے چلے آنا نسیم اور امینہ دونوں کے لیے ہی حیرت کا باعث تھا۔

"ارے بھائی صاحب۔ عاصم کے بارے میں کیا کہوں' کیا تعریف کروں' یوں سمجھ لیں ہیرا ہے میرا بیٹا۔ نہایت سیدھا اور شریف' پانچ وقت کا نمازی اور نہایت ایمان دار' اپنا کاروبار بڑی دل جمعی سے چلا رہا ہے۔" رابعہ خاتون نسیم میاں کی بیٹھک میں براجمان اپنے صاحب

زادے کی تعریف میں رطب اللسان تھیں۔

"بہن جی۔ پھر تو آپ اپنے صاحب زادے کے ہمراہ جلد ہمارے غریب خانے میں تشریف آوری فرمائیں۔" اردو کے دلدادہ نسیم میاں نے خوش اخلاقی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے دعوت دی۔ امینہ بھی میاں جی کی دعوت پر جوش وخروش کے عالم میں سر ہلانے لگیں۔

"ضرور ضرور...... کیوں نہیں لیکن پہلے آپ اپنی صاحب زادی سے تو ملوائیے۔" محترمہ پُر جوش سی بولیں۔

"جی جی باجی...... بس آرہی ہے مینا۔" امینہ مسکراتے ہوئے کہنے لگیں۔

"لگتا ہے بیٹی کی پیدائش کا آپ کو بے حد ارمان تھا۔ تب ہی اپنے نام سے ملتا جلتا نام رکھا آپ نے۔" رابعہ خاتون پھر سے چہکتے ہوئے بولیں۔

"جی جی بہن۔ بالکل ایسا ہی ہے۔ مینا تو ہمیں بے حد عزیز ہے۔ ہمارے گھر کی رونق ہے ہماری بیٹی۔" امینہ مسکراتے ہوئے اعتراف کر رہی تھیں۔ اسی اثناء میں مینا ناشتے سے سجی ٹرالی گھسیٹتی ہوئی بیٹھک کے اندر داخل ہوئی۔ اسے رات ہی امینہ نے بتایا تھا کہ اس کے رشتے کے سلسلے میں اسے دیکھنے کوئی آرہا ہے۔ تب سے وہ خوابوں کی دنیا میں رہنے والی لڑکی خیالوں میں کھوئے کھوئے نت نئے خواب بننے لگی تھی۔

رابعہ خاتون کو مینا پہلی نگاہ میں پسند آگئی۔ کم عمر، معصوم سی تیکھے نقوش والی مینا' عاصم کے لیے انہیں بہترین انتخاب لگی اور پھر نسیم اور امینہ کو شریف النفس عاصم بھی پسند آگیا۔ یوں خاندان والے منہ تکتے رہ گئے اور رابعہ خاتون سونے کی چڑیا لے اڑیں۔ چٹ منگنی پٹ بیاہ والا معاملہ ہوا۔ کچھ ہی دنوں میں مینا کو پھولوں کی سیج پر بٹھا کر خوب ابٹن لگایا گیا۔ خاندان بھر کی لڑکیوں نے محلے کی کڑیوں کے ہمراہ خوب ڈھول تاشے پیٹے" گانے گائے اور گانے بھی وہ گائے کہ لڑکی اڑن کھٹولے میں بیٹھی سہانے خواب دیکھنے لگی تھی۔

مہندی کی رسم مکمل ہوئی تو اگلے ہی دن مینا کو سفید و سرخ غرارہ پہنا کر تیار کر کے بٹھا دیا گیا۔ نکاح خواں

حصہ 14

عشق ہمارے من میں جاگا

صائمہ قریشی

> روز مل کر بھی کم نہیں ہوتا
> دل میں وہ فاصلہ ہے برسوں سے
> کس پتے پر اسے تلاش کروں
> شخص اک کھو گیا ہے برسوں سے

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

عبدالمعید شفیق کے ساتھ پاکستان روانہ ہوجاتے ہیں۔ ان کا ارادہ وجاہت کے گھر والوں سے ملنے کا ہوتا ہے۔ وجاہت پہلے ہی سکندر کو عبدالمعید کے آنے کے بارے میں بتا دیتا ہے۔ سکندر اس بات کو لے کر الجھ جاتے ہیں کہ اگر ہاجرہ نے وجاہت اور سکینزہ کے رشتے کے لیے انکار کردیا تو پھر ان کو کیا کرنا ہوگا۔ سکندر ہاجرہ کو مہمانوں کے آمد کا بتا کر خاطر داری کا بھی کہتے ہیں۔ سکینزہ عبدالمعید کے جانے کے بعد اداس ہوجاتی ہے۔ وجاہت سے بھی اس کا کوئی رابطہ نہیں ہوتا۔ وہ اس کو رابطہ کرنے کا سوچتی ہے کہ اس کا میسج آجاتا ہے۔ عبدالمعید سکندر ہاؤس پہنچ جاتے ہیں اور وہیل چیئر پر رضا کو بیٹھا دیکھ کر چونکتے ہیں جبکہ حسن کو اپنے سامنے دیکھ کر ہاجرہ بھی الجھ جاتی ہے۔ وجاہت کے دن بہت مصروف گزر رہے ہوتے ہیں تب ردا کا پیغام ملتا ہے اور ردا اسے عبدالمعید کی آمد کے ساتھ سکینزہ سے نئے تعلق کا بتا کر حیران کردیتی ہے۔ وجاہت اس سے ہر پل کی خبر سے آگاہ کرنے کا کہتا ہے۔ ہاجرہ رضا کو سکندر ہاؤس اپنے حصے میں روک لیتی ہیں وہ نہیں چاہتی کہ عبدالمعید پر اس گھر کا کوئی راز کھلے۔ عبدالمعید اپنے بھائی جمشید سے ملنے آغا حویلی جاتا ہے اور وہاں حکیم اللہ کو بستر پر چت لیٹا دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ وہ شمع سے اس بابت دریافت کرتا ہے۔ حکیم اللہ فالج زدہ ہوجاتے ہیں اور ان کو دیکھ کر جمشید بھی سنبھل جاتا ہے جبکہ ہاجرہ حویلی نہیں آتی۔ عبدالمعید واپس چلے جاتے ہیں۔ وجاہت سے وہ نئے رشتے سے ملتے ہیں تو سکینزہ حیران رہ جاتی ہے۔ وجاہت اور سکینزہ فرسٹ کزن ہیں یہ بات سکینزہ کو جب پتا چلتی ہے تو وہ حیران رہ جاتی۔ ہاجرہ رضا سے وجاہت اور سکینزہ کے رشتے کی بات کر کے انہیں حیران کردیتی ہیں۔

(اب آگے پڑھیے)

❁ ❁ ❁ ❁

بات ہی ایسی تھی انہوں نے خواہش ہی ایسی ظاہر کی تھی کہ ان کا چونک جانا ایک لازمی امر تھا۔ کتنی دیر تک وہ انہیں دیکھتے رہے۔

”میں ایک دو دن تک حسن سے بات کروں گی۔“ وہ مزید گویا ہوئیں۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ میرا مطلب ہے کہ حسن کیا مان جائے گا اور وجاہت؟ کیا وہ...... میرا مطلب ہے کیا اسے کوئی اعتراض نہیں ہوگا؟“ رضا حقیقتاً حیران رہ گئے۔

”وجاہت وہی کرے گا جو میں چاہوں گی۔“ ضدی انداز پر رضا نے بغور ہاجرہ کے چہرے کی طرف دیکھا۔ اس فیصلے پر انہیں ہاجرہ کے چہرے پر کوئی خوشگوار تاثر نہ ملا تو وہ پریشان ہوگئے۔

”میرا خیال ہے پہلے وجاہت کو اپنے ارادے سے آگاہ

کردو۔اس کی مرضی پوچھ لو اور......"

"مرضی پوچھنے کی کیا ضرورت ہے بتا تو دیا میں نے کہ وجاہت وہی کرے گا جو میں کہوں گی۔" ہاجرہ کے دوٹوک انداز نے رضا سکندر کو تشویش میں مبتلا کر دیا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن تم شاید بات کو سمجھ نہیں رہی ہو ہاجرہ۔ حسن ایسا نہیں کرے گا۔" رضا پہلے وجاہت کی پسند پر بنا کسی اعتراض کے راضی تھے انہیں اگر فکر تھی تو ہاجرہ کی رضامندی کی لیکن جب سے انہیں یہ پتا چلا ہے کہ وجاہت کی پسند سکینزہ حسن کی بیٹی ہے تو انہیں اس فیصلے پر کوئی خوشی نہ محسوس ہو رہی تھی۔

"نہ کرنے کی وجہ؟" ہاجرہ نے باقاعدہ جرح کی۔

"جو کچھ حسن کے ساتھ اس خاندان نے کیا ہے کیا اس کے بعد وہ اپنی بیٹی کے لیے ہم سب پر اعتبار کرے گا؟" رضا سکندر نے اچنبھے سے پوچھا۔

"جب ہم اعتبار دلائیں گے تو وہ کریں گے کیوں نہیں؟ مت بھولو کہ انہوں نے سب کو معاف کر دیا ہے۔" ہاجرہ کے چہرے پر کچھ ایسے انوکھے تاثرات تھے کہ رضا اس رشتے کی بات پر مزید پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔

"معاف کر دینا اور دوبارہ رشتہ جوڑ لینا دو الگ الگ معاملے ہیں ہاجرہ اور میرا نہیں خیال کے ہمیں حسن کے ساتھ اس طرح کا کوئی رشتہ جوڑنا چاہیے۔" رضا کہہ کر دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گے لیکن اب کی بار وہ دلجمعی سے کام نہ کر پا رہے تھے۔

"معاف کر دیا تو رشتہ جوڑنے میں کیا قباحت ہے؟ اور کچھ جرم تو ان کے حصے میں بھی ہیں' اس کے باوجود میں یہ قدم اٹھانا چاہتی ہوں۔ اگر میرا ساتھ دو گے تو ٹھیک ہے ورنہ تم جانتے ہو ہاجرہ تمہاری پابند نہیں۔" وہی تیور' وہی من مانی اور وہی تحکم بھرا لہجہ۔ رضا سکندر نے پلٹ کر دیکھا لیکن بولے کچھ نہیں۔ وہ تو اس بات پر بھی حیران تھے کہ برسوں بعد وہ انہیں "تم" کہہ کر مخاطب کرنے لگی تھیں۔

"اور وجاہت؟" رضا سکندر سوچ رہے تھے کہ وہ وجاہت سے اس رشتے کے حوالے سے اپنی ناخوشی کا ذکر ضرور کریں گے لیکن اب وہ یہ بھی جان گئے تھے کہ ہاجرہ کی ضد کے آگے ان کا انکار اس لیے بھی معنی نہیں رکھے گا کیونکہ وجاہت کی خواہش بھی یہی ہے۔

"وجاہت مان جائے گا۔ اس کی مجھے فکر نہیں۔ وہ وہی کرے گا جو میں کہوں گی۔" ہاجرہ غیر مرئی نقطے پر نظر جمائے بولیں' رضا نے انہیں دیکھا۔

ڈش مقابلہ

طلعت آغاز

قیمے والا برگر

اجزاء:

قیمہ	ڈیڑھ کپ (باریک مشین کا بنوائیں)
پیاز	ایک عدد (لچھے دار کاٹیں)
سویا ساس	ایک کھانے کا چمچ
مسٹرڈ پاؤڈر	آدھا چائے کا چمچ
نمک، مرچ	حسب ذائقہ
ٹماٹو ساس	آدھا کپ
آئل	حسب ضرورت
برگر بن	چار عدد

ترکیب:

تھوڑے سے آئل میں پیاز سرخ کریں پھر قیمہ ڈال کر بھونیں، نمک، مرچ، سویا ساس، مسٹرڈ پاؤڈر اور ٹماٹر ساس ڈال کر بھونیں اور تھوڑا سا پانی ڈال کر قیمہ گلا لیں، خشک ہوجائے تو آنچ بند کردیں۔ برگر بن درمیان سے کاٹ کر کٹے حصے ہلکے سے سینک لیں قیمہ کی تہیں لگا کر اوپر کیچپ ڈالیں اور پیش کریں آلوؤں کے چپس بھی ساتھ رکھیں۔

تبسم بشیر حسین...... ڈنگہ

ہرے بھرے قیمے کے پراٹھے

اجزاء:

آٹا	تین کپ
بیسن	ایک کپ
قیمہ	ایک پاؤ
پیاز	ایک عدد
ہری مرچ	چھ عدد
ہرا دھنیا	آدھی گٹھی
نمک	حسب ذائقہ
کالی مرچ	ایک چمچ
انڈہ	ایک عدد

اجزا:

تمام اجزا کو بڑی پرات میں ہاتھ سے مکس کریں خیال رہے ہری مرچ، پیاز بالکل باریک چوپ کیے ہوں سب چیزوں کو مکس کر کے نیم گرم پانی سے آٹا گوندھ لیں پھر آدھا گھنٹہ گیلے کپڑے سے ڈھانپ کر رکھے رہنے دیں پھر بیلن پر آہستہ آہستہ بیل کر ہلکا گھی لگے توے پر پراٹھا ڈالیں درمیانی آنچ پر گھی لگا کر براؤن ہونے تک سینک لیں۔ پودینے کی چٹنی کے ہمراہ گرما گرم پراٹھوں سے لطف اندوز ہوں اور اپنا سنڈے یادگار بنائیں۔

خوشی...... سرانوالی

فرائیڈ ڈرم اسٹکس

اجزا:

چکن ڈرم اسٹکس	چھ عدد
میدہ	آدھا کپ
کارن فلور	ایک کھانے کا چمچ
انڈہ	ایک عدد
نمک، سیاہ مرچ پاؤڈر	حسب ذائقہ
مسٹرڈ پاؤڈر	آدھا چائے کا چمچ
تیل	تلنے کے لیے

ترکیب:

ڈرم اسٹکس کو دھو کر خشک کرلیں اب اسے تھوڑے سے گرم پانی تیل میں فرائی کرلیں۔ اس کے بعد نکال کر کچن پیپر سے چکنائی جذب کرلیں ایک پیالے میں میدہ، کارن فلور، نمک، سیاہ مرچ پاؤڈر اور مسٹرڈ پاؤڈر مکس کریں اب اس میں انڈہ اور تھوڑا پانی ڈال کر مکس کریں فرائی کی ہوئی ڈرم اسٹکس کو اس بیٹر سے کوٹ کر پہلے سے گرم تیل میں ڈال کر درمیانی آنچ پر کرسپی گولڈن ہونے تک فرائی کریں فرائی ڈرم اسٹکس تیار ہیں۔ سرونگ ڈش میں نکال کر فرنچ فرائز کے ساتھ پیش کریں۔

پروین افضل شاہین...... بہاولنگر

مٹن منچورین

biazdill@naeyufaq.com

نیرنگ خیال

ایمان وقار

غزل

دوست نے مجھ کو ستایا خوش ہوا
مجھ پہ لوگوں کو ہنسایا خوش ہوا
مہرباں ہونے کا دعویٰ تھا جسے
خاک میں اس نے ملایا خوش ہوا
خود ہی میرا حال پوچھا اور پھر
مضحکہ میرا اڑایا خوش ہوا
کیا زمانہ ہے کہ قصۂ الم
میں نے جس کو بھی سنایا خوش ہوا
رو دیے دشمن بھی حالت دیکھ کر
دوست لیکن مسکرایا خوش ہوا
کس سے ہو تہذیب امید وفا
ہر کسی نے دل جلایا خوش ہوا

راؤ تہذیب حسین......رحیم یار خان

نظم

تمہیں معلوم تو ہوگا
مجھے معلوم ہے سب کچھ
بتاؤ پھر بھی آؤ تو کیا کہہ کر
ستاؤ گے
مجھے کیا کچھ جتاؤ گے؟
بتاؤ کس طرح پھر سے
مجھے اپنا بناؤ گے

سباس گل......رحیم یار خان

نظم

شام کے دھندلکے، تیرے دامن میں
آہٹوں کے نام پر خواب سجے ہیں
فرطِ غم سے میری چشمِ انتظار بھی
ساعتوں پہ کیوں ہے بےقرار
تجھ سی کئی شامیں میں نے دیکھی ہیں
مگر تجھ میں اک روپ ہے مدھم مدھم
ڈھلتے سورج کی کرنوں پہ فدا ہر سمندر!
سن ذرا مجھے کہ میری سوچ ہے تو
اور تیری سوچ پہ عکس میری باتوں کا
گزرتے لمحوں ذرا ٹھہرو کہ لمس راحت تمہارا
میرے وجود نازک کو چھوتا گزر تو رہا ہے
مگر پھر نئے سال تجھے عشق کی راہوں کا
مداوا پھر سے بھرنا ہوگا
دسمبر کی ٹھٹھرتی شام سن ذرا
کہر زدہ خواہش میں بدن ٹوٹ رہا ہے
دسمبر ٹھہر ذرا! اک سوچ ہے ابھری
کیا اگلے سال پھر سے گلے ملیں گے
کہ جو حسرتیں تھیں سبھی سو گئیں
خواب سب سراب ہوئے
چل گزر جا کہ نورا پنی تڑپ پر
بہت تیری اداس سانسیں سہہ چکی!

ماہ نور نعیم......ضلع بھکر

سوچ کے مسکرا دیتا ہو......!

اس کی خواب بھری آنکھوں میں
فقط ایک خواب سے میرا نام ہو
اس کی یادوں کی چلمن میں کاش
میری یاد کا اس طرح سے آنا ہو
اس کی پیار بھری باتوں میں کاش
کوئی لفظ میرے نام کا بھی ادا ہو
کہیں بے خیالی میں میرا عکس بھی
کچھ اس طرح سے جھلملا جائے
لاکھ مصروف ہو اپنی زندگانی میں
ایک لمحہ مجھے سوچ کے مسکرا دیتا ہو......!

مریم ماہ منیر......لاہور

غزل

کسی بھی رائیگانی کو کبھی بھی تم نہ سمجھو گے
ہماری زندگانی کو کبھی بھی تم نہ سمجھو گے
فقط دو چار آنسو ہی محبت ہو نہیں سکتے
دلوں کی راجدھانی کو کبھی بھی تم نہ سمجھو گے
ہمارا المیہ شاید بیاں ہرگز نہ ہو پائے

dkp@naeyufaq.com

دوست کا پیغام آئے

ہما احمد

بہنوں کے نام

اس بار بھی میں اپنی لاڈلی نند فریدہ جاوید سے مخاطب ہوں۔ فری آپی آپ کی طبیعت اب کیسی ہے۔ اللہ آپ کو ہمیشہ خوش وخرم رکھے آمین۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ شگفتہ شفیق شبانہ خالہ کو بھی مکمل صحت دے آمین۔ ام ہانی شاہد، شہرین زرناب خان، تابی کھرل، ماریہ نذیر میرے بیٹے منیب الحسن کو دعائیں دینے کا شکریہ۔ مدیحہ نورین مہک شادی کی مبارک باد قبول کریں۔ لبنیٰ شکیلہ، اقرأ جٹ، تحریم اینڈ رابعہ نور چوہدری، ام ہانی شاہد، ارم آصف، رمشا آصف، تابی کھرل، فائزہ بھٹی، رقیہ ناز میری نگارشات پسند فرمانے کا شکریہ۔ ایم سحر، ہمارا آنچل میں تمہارے جوابات پڑھ کر مسکرائے بنا نہیں رہ سکے۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام آنچل فرینڈ کو ہمیشہ خوش رکھے آمین۔

(پروین افضل شاہین...... بہاولنگر)

دل میں محبت کی کلکاریاں کھلانے والوں کے نام

پیاری دلاری بہنوں میری طرف سے سب کو نئے سال کی بہت بہت مبارک ہو، نیا سال سب کے لیے خوشیوں کا پیامبر بن کر آئے۔ سب کی مرادیں پوری ہوں، جو بے روزگار ہیں انہیں روزگار ملے۔ جن کی گود سونی ہے ان میں پھول کھل جائیں۔ سونی ہتھیلیوں والیوں کی ہتھیلیاں مہندی سے رچ جائیں۔ شگفتہ شفیق اللہ آپ کو کامل شفا عطا کرے آمین۔ افشاں علی آپ کو ''ڈھلتی شام کے گہرے سائے'' کی اشاعت پر بہت بہت مبارک میری مٹھائی پکی ناں، سباس گل آپ کو شعری مجموعے کی اشاعت پر بے حد مبارکاں پھر کب کھلا رہی ہیں مٹھائی۔ حرا قریشی اور مدیحہ نورین مہک آپ دونوں کو پیا کے گھر جانے کی بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو ہمیشہ شاد آباد رکھے آمین۔ پروین افضل شاہین آپ تو منیب الحسن کے ساتھ خوب مصروف ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ منے کو صحت وتندرستی والی لمبی زندگی دے آمین۔ کوثر خالد آپ کہاں ہیں میں آپ کو بہت یاد کرتی ہوں۔ نجم انجم اعوان آپ کو بہت سلام اور دعائیں۔ ہاجرہ کشف میں آپ کے لیے اور آپ کی بہن دونوں کے لیے نماز میں دعا کرتی ہوں۔ اللہ آپ دونوں کی گود جلد از جلد بھر دے۔ رقیہ ناز، انجم زہرہ، ثناء کنول، زرناب خان، زری ایمان غفور چوہان، فائزہ شاہ، ایمن فلک آپ سب میری نگارشات پسند کرتے ہیں آپ سب کا جزاک اللہ آپ سب کو بہت بہت سلام۔

(ارم کمال...... فیصل آباد)

آنچل دوستوں کے نام

السلام علیکم کیا حال ہے آپ سب کا امید کرتی ہوں کہ آپ سب خیریت سے ہوں گی۔ رقیہ ناز سلامت رہو۔ نور چوہدری، آپی حرا گل، میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟ میری پڑھائی بہت اچھی جارہی ہے۔ مصروفیت بڑھ گئی ہے۔ فائزہ شاہ آپی، ام ہانی شاہ، آنٹی ارم کمال کیا میری نگارشات آپ کو کبھی بھی اچھی نہیں لگتیں؟ کبھی تعریف بھی کرلیا کریں پلیز...... رمشا آصف، ارم آصف، ایمن فلک، ایمان غفور چوہان، زرناب خان، ثناء کنول، افشاں سراج، نجم انجم، (مما جانی) صائمہ مشتاق، ماریہ نذیر شانزہ پرویز شانو، آپ سب نے میری نگارشات پسند فرمائیں شکریہ۔ سدا سلامت رہو، اپنی اس فرینڈ کو بھی دعاؤں میں شامل کرلیا کریں۔ آپ سب کو نیا سال مبارک ہو۔ آپی اقرأ جٹ میں ٹھیک ٹھاک ہوں اور آپ؟ ام ہانی شاہد، ماریہ نذیر، عائشہ شکیل آپ سب فرینڈ سلامت رہیں۔ عزیزی گلشن چوہدری سلامت رہیں۔ فائزہ بھٹی، اقرأ ممتاز، کبریٰ خان چوہان، مدیحہ نورین آپ سب کو بہت سارا پیار۔

(نورین انجم اعوان...... کراچی)

پیاری شہزادیوں کے نام

السلام علیکم! پیاری بھابی پروین افضل شاہین اور پیارے بھتیجے منیب حسن کو بے حد سلام دعا اور پیار۔ سباس گل فصیحہ آصف، کرن شہزادی، انیلا طالب، نجم انجم، تبسم بشیر، اقرأ جٹ' کوثر خالد، رقیہ ناز، فائزہ شاہ، عنزہ یونس، زرناب خان، طیبہ خاور، مدیحہ نورین مہک، ام ہانی، شہلا عامر، شمائلہ کاشف، جازبہ عباسی، محترم طاہر قریشی، مشتاق قریشی، سعیدہ نثار، جویریہ احمد۔

(فریدہ فری...... لاہور)

اپنے پیاروں کے نام

آنچل اسٹاف رائٹرز اینڈ ریڈر کو میرا پیارا سا محبت بھر سلام قبول ہو۔ لکھنے بیٹھوں تو آپ کے لیے الفاظ تو نہیں لیکن دل چاہتا ہے پھر بھی کچھ نہ کچھ لکھوں جو بھی لکھوں جیسا بھی لکھوں قبول کرنا۔ سب سے پہلے مقدس بی بی آپ کو ہماری طرف سے شادی مبارک ہو، ہمیں پتا ہے کہ آپ یہ لیٹر شادی کے بعد ہی پڑھو گی۔ اس لیے ایڈوانس شادی کی مبارک باد قبول ہو۔ آپ کی شادی کی ہمیں بہت خوشی ہے کہ ماں باپ کا فرض ادا ہورہا ہے۔ ساتھ ساتھ افسوس بھی کہ ایک عالمہ ہم سے دور چلی جائے گی۔ پھر ہم کس کی شکل دیکھ کر عمرے کا ثواب لیا کریں گے۔ عظمیٰ بی بی تم کیوں جیلس ہورہی ہو۔ تم بھی بن جاتیں عالمہ مذاق کررہی ہوں، آپ بھی کچھ کچھ اچھی ہو تو مائنڈ مت کرنا۔ اپنی بیٹی ام ہانی کو ہماری طرف سے پیار کرنا، عدیلہ عرف موٹی بلی کالا چوہا کیا کرتا ہے آپ کا سفید تو اسکول گیا ہوگا، اتنا گھور گھور کرنا دیکھو یار ہمیں اپنے بھانجے بہت پیارے ہیں۔ سیف اللہ اور عبداللہ ارے او عبلہ آپی تم بھی اٹھ جاؤ تمہیں ہر وقت سونے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے اگر جو اٹھ جاؤ تو

yaadgar@naeyufaq.com

یادگار لمحے

جویریہ سالک

عذاب کا فیصلہ

"تو کیا وہ شخص جس پر ثابت ہوچکا ہے عذاب کا فیصلہ" (سورت الزمر، آیت نمبر ۱۹)

ترجمہ: یعنی جو شخص عذاب کا مستحق ہوچکا ہے کیا وہ اس شخص کے برابر ہوجائے گا جو کہ جنت میں جانے والا ہے؟

ترجمہ: تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ اس کو بچاسکیں گے جو آگ میں ہے؟

یہ وہ لوگ ہیں جو عذاب سے متعلق اللہ کے قانون کی زد میں آچکے ہیں۔ تمام حجت ہوجانے کے بعد ان کے دلوں پر مہریں لگادی گئی ہیں۔ وہ گمراہی میں اس حد تک آگے جاچکے ہیں کہ اب ایمان کی طرف ان کی واپسی کا کوئی امکان نہیں۔ چنانچہ اب وہ آگ کا ایندھن بننے والے ہیں اور اس مرحلے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اس بھیانک انجام سے نہیں بچاسکتے۔

حسن اختر پریم......گلشن اقبال، کراچی

فاروق اور فاروق اعظم کا خطاب

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے فوراً بعد بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ فرمایا...... کیوں نہیں، تو عرض کیا: حضور ﷺ ہم اپنا دین کیوں پوشیدہ رکھیں؟ چنانچہ مسلمانوں کی دو صفیں بنیں، ایک کی قیادت عم رسول حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اور دوسری صف کی قیادت حضرت عمر رضی عنہ اللہ نے فرمائی اور مسجد حرام میں داخل ہوکر اسلام کا باآواز بلند اظہار کرتے ہوئے اعلانیہ عبادت کی۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فاروق (حق و باطل میں فرق کرنے والا) کا خطاب عطا فرمایا اور اب دنیا بھر کے تمام مسلمان آپ کا ذکر "فاروق اعظم" کے نام سے کرتے ہیں۔

زبیر اختر......کراچی

مسافر

☆ معمولی معمولی باتوں کو دل میں رہائش نہ دیں کیونکہ اگر یہ "دل کی مکین" بن جائیں تو بڑے بڑے رشتے "مسافر" بن جاتے ہیں۔

☆ ہر رشتہ معصوم پرندے کی طرح ہوتا ہے۔ سختی سے پکڑو تو مرجائے گا، نرمی سے پکڑو تو اڑ جائے گا مگر محبت سے پکڑو گے تو عمر بھر ساتھ نبھائے گا۔

ایم سحر ہزارہ......ایبٹ آباد

میری ڈائری سے

"میں نے محبت کو بہت برا بھلا کہا، گالیاں دیں مگر پھر ایک دن یہ رشتہ مجھے مل گیا۔ میرا اللہ مجھے مل گیا، مجھے وہ سب مل گیا جو میں چاہتا تھا۔ میں نے دیکھا تو محبت کھڑی مسکرا رہی تھی۔

ہاں یہ محبت ہی تھی جس نے سب کچھ میرا مجھے لوٹایا۔"

اقرا جٹ......مچن آباد

سنہری باتیں

☆ مجھے وہ دوست پسند ہے جو محفل میں میری غلطیاں چھپائے اور تنہائی میں میری غلطیوں پر تنقید کرے۔

☆ اگر تم اسے نہ پاسکو جسے تم چاہتے ہو تو اسے ضرور پالینا جو تمہیں چاہتا ہے کیونکہ چاہنے سے چاہے جانے کا احساس زیادہ خوب صورت ہوتا ہے۔

☆ جلد سے جلد تجربہ کار ہونے کے لیے ایک اصول یاد رکھیں زبان بند مگر آنکھیں اور کان کھلے رکھیں۔

☆ مشکلات کو دور کرنے، خواہشات کو دبانے اور تکالیف برداشت کرنے سے انسان کا کردار مضبوط اور پاکیزہ ہوتا ہے۔

☆ پریشان ہونے والوں کو کبھی نہ کبھی سکون مل بھی

آئینہ

dish@aanchal.com.pk

شہلا عامر

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اس بار کافی تعداد میں آپ سب کے تبصرے موصول ہوئے ہیں اور ابھی تک موصول ہو ہی رہے ہیں جب کہ پرچا تقریباً اپنے تکمیل کے مراحل میں ہے اور جگہ بھی نہیں ہے یعنی صفحات کی کمی ہے، کوشش تو یہ ہی کی ہے کہ سب کو جگہ دی جائے پر شکایت آ ہی جاتی ہے۔ دعاؤں اور محبت کے لیے جزاک اللہ اب بڑھتے ہیں آپ کے تبصروں کی جانب۔

شہرین اسلم...... چوک شاہدرہ بہاولپور۔ السلام علیکم! اسٹاف اینڈ قارئین کیسے ہیں آپ سب لوگ، سب کو میری طرف سے نیا سال بہت مبارک ہو اور پلیز شہلا جی میرا نام شہرین ہے شیریں نہیں اور پلیز کسی کو شہرین کا نام کا مطلب معلوم ہو تو لازمی بتادے اور رضوانہ وقاص جی تھینکس مجھے ویلکم کرنے کے لیے اللہ پاک آپ کو صحت و تندرستی دے، اب بات ہو جائے ٹائٹل کی نئے سال کے حوالے سے بس ٹھیک لگا اور زیادہ بیسٹ ٹائٹل ہونا چاہیے تھا ہمارا آنچل میں رقیہ ناز سے مل کر اچھا لگا آپ کی چوہے سے ڈرنے والی بات میری طرح ہے مجھے بھی بہت ڈر لگتا ہے ہر چیز سے مگر خاص کر چوہے سے ڈر لگتا ہے اقرأ صغیر جی پلیز سودہ کو زیادہ بیمار مت کیجیے گا اور زید اب تو عقل استعمال کر کے رضوانہ جی کی عقل درست کریں تاکہ وہ سدھر جائیں، نوفل ایکٹنگ کر رہے ہیں جان کر حیرانی ہوئی، عشقے دی ماری جھلی میں شکر ہمارے انداز ے درست نکلے مگر پڑھ کر اچھا لگا، ہاجرہ حسن سے انتقام لینے کے لیے رشتے کی بات کر رہی ہیں، اکائی بس ٹھیک لگتا ہے پلیز جلدی اینڈ کریں اس ناول کا، یاسمین نشاط جی کا نیلا دل انٹرسٹنگ نام اینڈ ناول عبدالمعیز کو عبدالحسیب سمجھ کر ہانیہ کے باپ اور جرار نے مروا لیا ہے باقی افسانے، ناولٹ سب بیسٹ تھے ڈش مقابلہ میں زردہ کی ڈش لاجواب اور آسان تھی۔ اب کی بار آئینہ میں مجھ سمیت سب کے خطوط اچھے لگے اب اجازت اللہ حافظ۔

نازش نور...... نامعلوم۔ ڈیئر شہلا آپی امید ہے آپ خیر و عافیت سے ہوں گی اور دست قدرت سے عطا کی گئی نعمتوں کو دونوں ہاتھ سے سمیٹ رہی ہوں گی پہلی بار آئینہ میں شرکت کر رہی ہوں امید ہے آپ کو اچھا لگا ہوگا سب سے پہلے ٹائٹل پر جما ما آپی کچھ اداس لگیں "سرگوشیاں" میں قیصر آرا آپی کی نصیحتیں دل پہ لگیں "انٹرویو" میں رقیہ ناز کے جوابات اچھے لگے "عشقے دی ماری میں جھلی" صائمہ آپی پہلے بھی آپ نے حسن کے ساتھ اچھا نہیں کیا اب پلیز وجاہت اور سکینزہ کو ملا دیں اب ان کے ساتھ میں کوئی زیادتی برداشت نہیں کروں گی۔ "تیری زلف کے سر ہونے تک" میرا فیورٹ ناول بہت بہترین جا رہا ہے اور "اکائی" سپر ڈیئر ہے۔ "تو ملا جیسے دعا ملے" عروسہ واقعی نہال کے لیے بن مانگی دعا تھی، باقی سب افسانے اچھے تھے۔ "نیلا دل" یاسمین نشاط آپی اگلی قسط کا بے صبری سے انتظار ہے بیاض دل میں سب ہی اشعار پسند آئے "نیرنگ خیال" میں مدیحہ اکرم، اقصیٰ زریں، عمران فائق، سمعیہ کنول کی شاعری بہت پسند آئی باقی سب سلسلے اچھے ہے۔ جی آپی میں ایم سحر کی سسٹر ہوں۔

☆ پیاری نازش! پہلی بار آمد پر خوش آمدید۔ امید ہے اب محفل میں شامل رہیں گی۔

ارم کمال...... فیصل آباد۔ پیاری دلاری شہلا جی سدا ہنستی اور مسکراتی رہیں آمین۔ امید ہے کہ آپ خیریت سے سردی کو انجوائے کر رہی ہوں گی نیا سال بھی آ گیا۔ خدا کرے سب کی امیدوں پر پورا اترے۔ اس دفعہ خون جما دینے والی سردی میں شمارہ بھی لرز لرز کر 28 کو ملا یعنی تھوڑا لیٹ ملا تو پھر میں نے بھی لیٹ کر رضائی کے اندر چارجنگ لائٹ جلا کر پڑھا مت پوچھیں مزا ہی آ گیا، صبیحہ (بیٹی) کا جزاک اللہ اس نے پورے ایک دن کچن کے تمام کام سنبھالے اور میں نے اسی ایک دن سے بھرپور فائدہ اٹھایا رسالہ پڑھا بھی اور اب تبصرہ لکھ رہی ہوں، ٹائٹل پر ماڈل بھی نئے سال کے پلانز سوچ رہی تھی، سرگوشیاں سے قیصر آپی کا پیغام ہم سب کے دل کی آواز سے انہوں نے دریا کو گویا کوزے میں بند کر دیا حمد اور نعت سے دل کو عجیب تراوہٹ پہنچی اور آنکھوں سے بے اختیار چشمے رواں ہو گئے در جواب آں سے اقرأ صغیر احمد اولاد کا دکھ سب سے کٹھن دکھ ہے میں خود بھی اسی دکھ سے گزری ہوئی ہوں میرا بیٹا حمزہ جو کہ پانچ سال کا تھا کرنٹ لگنے سے خدا کو پیارا ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ آپ کو بھی صبر دے طیبہ عنصر مغل اللہ تعالیٰ آپ کے شوہر کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے آمین۔ آپ سے ملاقات کر کے دل کی ساری اداسی، خوشی و مسرت میں بدل جاتی ہے، ربنا

ہم سے پوچھیے

شمائلہ کاشف

پروین افضل شاہین...... بہاولنگر

س: میرے میاں جانی پرنس افضل شاہین نے مجھ سے پوچھا ہے کہ سورج اور بیوی میں کیا بات قدرے مشترک ہے۔ میں کیا جواب دوں؟

ج: دونوں کو دور سے دیکھنا چاہیے ورنہ جل کے بھسم ہو جائیں گے۔

س: شادی والے دن میرے میاں جانی نے جب میرا گھونگھٹ اٹھایا تو بھلا پہلا لفظ کیا بولا تھا؟

ج: یہ چڑیل میری ہی قسمت میں لکھی تھی۔

س: دیکھا ہے پہلی بار...... بھلا کیا؟

ج: ہیمپر اور کیا۔

ارم کمال...... فیصل آباد

س: شمائلہ جانو پچھلے سال تمہیں نئے سال کی خوشی میں گملا بھیجا تھا، اب پھول بھیج رہی ہوں قبول کرو۔

ج: یہ بھی بتادو کہ پھول اس گملے میں لگاؤں یا اپنے سر میں۔

س: جب پھولوں کی سیج کانٹوں بھرا جھاڑ پہننے لگے تو کیا کرنا چاہیے؟

ج: کمال صاحب کو قابو کرنا چاہیے۔

سوال: انسان اپنی بے وقوفی پر کب خوشی محسوس کرتا ہے۔ سوچ کر بتانا؟

ج: جب وہ میرے دیئے گئے جوابوں کو پڑھتا ہے۔

س: کہتے ہیں کہ عورت یا تو محبت سے رام ہوتی ہے یا دولت سے تمہارا کیا خیال ہے شمائلہ جی؟

ج: پردے میں رہنے دو پردہ نہ اٹھاؤ۔

س: اگر جذبہ سچا ہو اور نیت صاف ہو تو کیا منزل مل جاتی ہے؟

ج: بالکل مل جاتی ہے۔ تمہیں تو کمال صاحب کی صورت مل بھی گئی۔

س: عورت جب روتی ہے تو ڈوپٹے سے منہ کیوں چھپا لیتی ہے۔

ج: تاکہ اس کی عمر نہ معلوم ہو جائے۔

س: دیرینہ خواہش کسے کہتے ہیں؟

ج: جو زرینہ کی صورت پوری ہو۔

س: بلب تو بجلی سے جلتا ہے اور دل......؟

ج: محبت سے۔

س: جلدی سے بتادو نقل کی عقل کے ساتھ کس قسم کی رشتے داری ہے؟

ج: جو تمہاری اور کمال صاحب کی ہے۔

نجم انجم اعوان...... کراچی

س: پرستان کی ملکہ آپ کی محفل میں تشریف لائی ہیں کیسا لگا؟

ج: کہاں ہے کون...... کس کو کہہ رہی ہو بھئی وضاحت بھی تو دو۔

س: دل دیتا ہے دہائی؟

ج: کبھی کوئی شادی نہ کرے...... اب کچھ نہیں ہو سکتا بہن۔

س: میری سالگرہ والے دن میرے ملک صاحب نے دل پر ہاتھ رکھ دیا بھلا کیوں؟

ج: تم نے اپنی عمر سولہ سال جو بتائی تھی اس لیے۔

س: غم دل کو ان آنکھوں سے پھسل جانا بھی آتا ہے؟ جواب دو۔

ج: سنبھالنا بھی ہم کو آتا ہے اور سمجھانا بھی خوب آتا ہے۔

س: شب تنہائی اور مچھروں کی لڑائی آخر کیا کروں؟

ج: ملک صاحب کو آگے کردو۔ آخر کو ان سے ملنے آئیں ہیں سسرالی۔

س: ملک صاحب میری کوئی بات نہیں مانتے مشورہ تو دو کہ کیا کروں؟

ج: ان کی بہو آنے کا انتظار کرو۔ اس کے بعد وہ صرف تمہاری سنیں گے؟

فاخرہ صغیر...... آزاد کشمیر

س: شمائلہ آپی کیسی ہیں؟

ج: بہت خوب صورت، اسٹائلش اور ریوائینگ، جل گئیں ناں۔

س: پہلی بار آپ کی محفل میں آئے ہیں، خوش آمدید تو کہیں۔

آپ کی صحت

ڈاکٹر شائستہ سرفراز

زینب شاہ چکوال سے لکھتی ہیں کہ میرا مسئلہ یہ ہے کہ گزشتہ دس سالوں سے میرے سر کے بالوں کی افزائش رکی ہوئی ہے اور میں بالکل گنجی ہو رہی ہوں، ہاتھ لگانے سے بھی بال جھڑنا شروع ہوجاتے ہیں عنقریب میری شادی ہے اس لیے ایسا حل اور دوا تجویز فرمادیں کہ میرا مسئلہ حل ہوجائے اور میرے بال لمبے اور گھنے ہوجائیں۔

محترمہ بالوں کا گرنا ہارمون پرابلم کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے آپ کالم کے آخر میں دیے گئے کلینک نمبرز پر رابطہ کر کے مرض سے متعلق مزید معلومات وعلامات ڈاکٹر سے ڈسکس کرلیں تاکہ مناسب دوا تجویز کی جاسکے۔ اس کے علاوہ بالوں کی بہترین افزائش کے لیے APHRODITE HAIR GROWER منگوالیں ان شاءاللہ افاقہ ہوگا۔

تانیہ شاہ.جی پنجاب سے لکھتی ہیں کہ میری کزن کی ناک بہت بڑھی ہوئی ہے کوئی ایسی دوا بتائیں کہ ناک پتلی ہوجائے اور کوئی ایسی کریم بتادیں جس سے رنگ گورا اور داغ دھبے ختم ہوجائیں اس کے علاوہ میری دوست کا مسئلہ شائع کیے بغیر دوا تجویز فرمادیں جو یہیں سے مل جائے۔

محترمہ ناک کی قدرتی ساخت میں رد وبدل کے ذریعے ممکن نہیں ہے اس کے لیے سرجری کرائی جاسکتی ہے لیکن اگر دائمی نزلہ زکام کی وجہ سے ناک کی ہڈی بڑھ گئی ہے تو اس کا علاج ممکن ہے دوسرے مسئلہ کے لیے آپ کلینک کے نمبرز پر رابطہ کریں آپ کو ذریعہ ڈاک گھر پہنچادی جائے گی۔

عائشہ عمر ضلع جھنگ سے لکھتی ہیں کہ میری عمر 32 سال ہے۔ شادی کے وقت نہایت متناسب جسم تھا لیکن بچوں کی پیدائش کے بعد بہت موٹی ہوگئی ہوں، وزن زیادہ ہونے کی وجہ سے چلنے پھرنے اور کام کرنے میں بھی مسئلہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ میرے بال بہت ہلکے ہوگئے ہیں کوئی حل بتائیں۔

محترمہ آپ PHYTOLACCA BERRY Q کے پانچ قطرے آدھا گلاس پانی میں روزانہ ایک دفعہ پئیں روزانہ واک لازمی کریں مرغن کھانوں اور میٹھے کا استعمال کم کردیں اور دہی، دودھ کا استعمال بڑھادیں بالوں کی بہترین افزائش کے لیے رقم ایزی پیسہ کے ذریعہ بھیج دیں APHRODITE HAIR GROWER بذریعہ ڈاک بھیج دی جائے گی۔

مسز آمنہ جبار چکوال سے لکھتی ہیں کہ میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرا رنگ بہت پھیکا ہے رنگ صاف کرنے کی دوا بتادیں، چہرے پر پرانے داغ دھبے ہیں اور ہونٹ بھی کالے ہیں۔ اس کا بھی حل بتادیں اور یہ بھی بتادیں کہ یہ دوائیں یہاں مل جائیں گی یا کراچی سے منگوانا پڑے گی۔

محترمہ رنگ اگر قدرتی طور پر کالا یا گورا ہے تو اسے مکمل طور پر تبدیل کرنا ممکن نہیں ہے دوا آپ کو بتا دیتے ہیں جس سے نسبتاً فرق پڑ سکتا ہے۔ آپ JUDIUM IM کے 10 قطرے آدھا گلاس پانی میں ہر 15 دن بعد پئیں دوا اگر ہومیو پیتھک اسٹور سے نہ ملے تو کلینک سے منگوائی جاسکتی ہے۔